



اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

ساتواں اجلاس

# بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 4 اکتوبر 1994ء بمطابق 27 ربیع الثانی 1415 ہجری بروز منگل۔

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
03	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	1
05	وقفہ سوالات۔	2
08	رخصت کی درخواستیں۔	3
09	تحریک استحقاق نمبر 14 سردار محمد اختر مینگل پیش کریں۔	4



## بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

اجلاس مورخہ 14 اکتوبر 1994ء بمطابق 27 ربیع الثانی 1415 ہجری بروز منگل بوقت صبح 11 بجکر 10 منٹ پر زیر صدارت

جناب چیئرمین ڈاکٹر محمد حسین بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب چیئرمین: السلام علیکم! کاروائی کا آغاز باقاعدہ قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

مولانا عبدالمتمین اخوندزادہ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

وَ اِنَّ عَلَیْكُمْ لَحِفْظِیْنَ ۝ كِرَامًا كَاتِبِیْنَ ۝ یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ۝ وَاِنَّ الْفُجَّارَ

ج

لا

لا

ط

ج صله

لَفِیْ جَحِیْمٍ ۝ یَصْلُوْنَهَا یَوْمَ الدِّیْنِ ۝ وَاَمَّا هُمْ عَنْهَا بِغَائِبِیْنَ ۝

﴿ پارہ نمبر ۳۰ سُورَةُ الْاِنْفِطَارِ آیات نمبر ۱۰ تا ۱۶ ﴾

ترجمہ: اور تم پر نگہبان مقرر ہیں۔ عزت والے عمل لکھنے والے۔ جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو۔ بیشک نیک لوگ بہشت میں ہیں۔ اور بیشک گناہ گار دوزخ میں ہیں۔ ڈالے جائیں گے اس میں انصاف کے دن۔ اور نہ ہوں گے اس سے جدا ہونے والے۔ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ۔

ڈاکٹر محمد حسین (جناب چیئرمین) معزز اراکین! ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کونٹہ کی جانب سے نوابزادہ حاجی لشکری رئیسانی اور نوابزادہ سلیم اکبر خان بگٹی ایم پی اے کے نظر بندی کی بابت اطلاع موصول ہوئی ہے۔ اسمبلی کے قواعد و ضوابط کار کے قاعدہ نمبر 68 کے تحت میں اب مراسلہ کو اسمبلی کے اطلاع کیلئے پڑھ کر سناتا ہوں:

The Speaker,

Provincial Assembly of Balochistan.

I have the honour to inform you that I have bound it my duty in the exercise of my powers under sub-section 3-A of Section-3 of the Balochistan maintenance of the public ordinance 1960, to direct that Nawabzada Saleem Akbar Bugti, Member of Provincial Assembly of the Balochistan be arrested/detained for averting further tribal clash in Quetta due to death of nine persons on 27th August 1994.

Nawabzada Saleem Akbar Bugti, Member of Provincial Assembly of Balochistan was accordingly taken into custody at 23:00 hours on 29th August 1994 and is at present lodged in the Bugti House, Natha Singh Street. Quetta.

Yours obediently servant,

Fawad Hassan Fawad.

District Magistrate, Quetta.

The Speaker,

Provincial Assembly of Balochistan.

Sir, I have the honour to inform you that I have bound it my duty in the exercise of my powers under sub-section 3-A of Section-3 of the Balochistan maintenance of the public ordinance 1960, to direct that Mr.Haji Lashkari Raisani, Member of Provincial Assembly of Balochistan be arrested/detained for averting further tribal clash in Quetta due to death of nine persons on 27th August 1994. Mr.Haji

Lashkari Raisani, Member of Provincial Assembly of Balochistan was accordingly taken into custody at 17:00 hours on 27th August 1994 and is at present lodged in the Raisani House, Raisani Road, Quetta.

Yours obediently servant,

Fawad Hassan Fawad.

District Magistrate, Quetta.

جناب چیئرمین: وقفہ سوالات، جناب مولانا عبدالباری صاحب سوال نمبر 196 دریافت فرمائیں۔

مولانا عبدالباری: سوال نمبر 196۔ جناب اسپیکر پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

میر عبدالنبی جمالی (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): مہربانی۔

☆ 196 مولانا عبدالباری:

کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پاکستان اسٹیل مل کراچی کے ایک میکینیکل انجینئر جو وہاں گریڈ 17 میں کام کر رہا تھا۔ اُن کو بلا کر محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سول انجینئر گریڈ 18 کی آسامی پر تعینات کیا گیا ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا اس عمل سے صوبہ بلوچستان کے مقامی سول انجینئرز کی حق تلفی نہیں ہوئی

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سول انجینئرنگ اور میکینیکل انجینئرنگ دو الگ الگ شعبے ہیں۔

(د) اگر جزو (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا میکینیکل انجینئر سے سول انجینئر کا کام لینے سے محکمہ کی کارکردگی متاثر نہیں ہوگی۔ تفصیل دی جائے؟

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: (الف) یہ درست ہے۔

(ب) مذکورہ انجینئر محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ میں ڈپوشن پر ہے جو کہ ایک عارضی انتظامی بندوبست ہے اس عارضی بندوبست سے محکمہ ہذا کے دیگر انجینئروں کی کوئی حق تلفی نہیں ہوگی۔

(ج) یہ درست ہے۔

(د) چونکہ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ میں آبنوشی کی اسکیموں کو چلانے کیلئے مشینری کا استعمال ہوتا ہے۔ اس لیے میکینیکل انجینئر کا ہونا بھی اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ ایک سول انجینئر کا۔

جناب چیئرمین: سوال 197۔ مولانا عبدالباری صاحب۔

مولانا عبدالباری: سوال 197۔

کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ:

(الف) رواں مالی سال 1993-94 کے دوران غیر ترقیاتی مد میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کو کل کس قدر رقم ملی۔ اور اس

رقم میں سے ہر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن کو بجلی پول اور مرمت و بحالی کی مد میں کتنی کتنی رقم دی گئی ہے۔ تفصیل دی جائے؟  
(ب) ضلع پشین وچمن میں غیر ترقیاتی مد میں رواں مالی سال 1993-94 کے دوران فراہم کردہ رقم کس کس وائر سپلائی پر بجلی وہ مرمت و بحالی اور پول کی مد میں کتنی کتنی رقم خرچ کی گئی ہے، تفصیل دی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ 20 مئی 1994 تک محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے پاس غیر ترقیاتی بجٹ میں تقریباً دو ڈھائی کروڑ روپے پڑے ہوئے تھے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا اب جب کہ مالی سال ختم ہونے میں صرف ایک ماہ رہ گیا ہے اس ایک ماہ کے عرصے میں اتنی بڑی رقم کا درست استعمال ممکن ہے؟

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: (الف) مالی سال 1993-94 کے دوران محکمہ کو غیر ترقیاتی کاموں کے لیے مبلغ 134,780,000 روپے مختص کیے گئے ہیں۔ جن کی تفصیل ضمیمہ ہے لہذا اسمبلی لائبریری ملاحظہ فرمائیں۔

جناب چیئرمین: مولانا عبدالباری صاحب۔ سوال نمبر 197۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: سر! اس کا تفصیلاً جواب دیا گیا ہے۔ اُس میں ہمیں جو رقم ملی وہ 13 کروڑ 4 لاکھ 78 ہزار کے قریب تھی۔ اور جو مد میں گئے ہیں، جس مد میں یہ رقم ملی بجلی کے لیے، پول کے مرمت کے لیے اور پھر اسکی تفصیل مکمل دی گئی ہے کہ کس کس کو، جیسے کہ پشین کو چھ ملین ملے 1 کروڑ 10 لاکھ اور پشین کو ملے ہیں اور ایسے ہی بلوچستان کے سب اسٹیشنز کو ملیں ہیں۔ اس میں پوری تفصیل ہے اگر آپ چاہیں ضمنی سوال تو آپ کی مرضی۔ ویسے پوری تفصیل ہے۔

مولانا عبدالباری: جناب اسپیکر! وزیر صاحب سے گزارش کی جاتی ہے کہ یہاں پشین کیلئے 35 لاکھ مرمت کے لیے اور یہاں جو فہرست دی گئی ہے۔ تو فہرست میں کچھ ہمارے ڈسٹرکٹ پشین میں جو مجھے یقینی معلوم ہے ایسی سکیمیں ہیں جو ابھی تک مکمل نہیں ہو چکی ہیں۔ مثلاً بٹے زئی، ابھی تک مکمل نہیں ہو چکا ہے۔ صفحہ نمبر 18 اسکیم نمبر 33 کا کازئی صفحہ نمبر 18 اسکیم نمبر 28، اسکا ابھی میں نے افتتاح کیا ہے۔ اور صفحہ نمبر 18 اسکیم نمبر 36 کوژ شغری۔ تو یہ ابھی مکمل ہونے والی اسکیمیں ہیں۔ وزیر صاحب سے گزارش کی جاتی ہے کہ اس بارے میں ذرا اپنے افسروں کو ہدایت کریں کہ وہ غلط فکری، غلط فہرست نہ دیا کریں۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: اگر اس میں کوئی غلطی ہے جناب! تو آپ مہربانی کریں، ہمیں پوائنٹ آؤٹ کریں، جیسے

آپ نے کیا ہے آپ میرے ساتھ بیٹھیں ہیں۔ اگر کسی افسر نے غلط دیا ہے تو I will take action in this regard.

مولانا عبدالباری: بڑی مہربانی جناب اسپیکر! دوسرا ایک لطفی کے طور سوال یہ ہے کہ یہاں میں نے اسکیموں کی فہرست مانگی ہے۔ انہوں نے اسکیموں کی فہرست میں ہمارے وزیر صاحب کا نام بھی ڈالا ہے، ایس اینڈ جی اے ڈی کے وزیر صاحب کا۔ تو یہ ہمارا ایک شکوہ ہے کہ آپ نے ہمارے محترم صاحب کا نام اسکیموں کے کھاتے اور فہرست میں کیوں دیا

ہے؟ صفحہ نمبر 11۔ کیونکہ یہ تو وزیر صاحب ہے، اسکیم تو نہیں ہے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: صحیح ہے وزیر صاحب نے دیئے ہوئے ہیں اپنے گاؤں کے لیے تو naturally اسکے

گاؤں کا نام اگر نہیں ہوگا تو ڈاکٹر کلیم اللہ سے ہی وہ واسطہ ہوگا۔ اسمیں کوئی ایسی بات تو نہیں ہے۔

مولانا عبدالباری: بس فہرست چل رہا ہے اسکیموں کا اور نام ڈالا ہے وزیر صاحب کا، ٹھیک ہے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: سر! وزیر صاحب کے گاؤں کا نام ہے۔ وزیر صاحب کے نام سے ہے۔ گاؤں کا نام بھی

یہی ہو سکتا ہے۔ آپ کا نام بھی ہو سکتا ہے۔

مولانا عبدالباری: میرا نام تو ڈال دیں، مہربانی۔

جناب چیئرمین: مولانا صاحب! بہتر یہ ہے کہ آپ جمالی صاحب کے آفس جا کے یا ان سے رابطہ کر کے کوئی ٹائم لیں

کہ آپس میں ڈسکشن کر لیں، میرے خیال میں مسئلہ حل ہو جائے گا۔

سوال نمبر 198 مولانا عبدالباری صاحب۔

مولانا عبدالباری: سوال نمبر 198۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

☆ 198 مولانا عبدالباری:

کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ میں گریڈ 17 اور 18 کے افسران کے تبادلوں میں کیا ضوابط اختیار کیے جاتے ہیں۔

نیز کیا گریڈ 17 اور 18 کے افسران کو تبدیل کرتے وقت وہاں کے متعلقہ ایم پی اے، جہاں وہ افسر تعینات ہوں یا ہونے ہوں

، ان کی رائے کو اہمیت دی جاتی ہے اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے؟

(ب) اس وقت محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ میں گریڈ 17 اور 18 تا گریڈ 19 کے ایسے افسران کی تعداد کتنی ہے۔ جنہیں

فیلڈ میں جگہ نہ ہونے کی وجہ سے مختلف دفاتروں میں بیٹھایا گیا ہے۔ نیز ایسے افراد کی تعداد بھی بتلائی جائے جن کو اپنی پوسٹ

کے علاوہ اعلیٰ عہدہ کی پوسٹ کا اضافی چارج بھی دیا گیا ہے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ۔

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ میں گریڈ سترہ اور اٹھارہ کے افسروں کے تبادلے قواعد و ضوابط کے مطابق طے شدہ

طریقہ کار کو پیش نظر رکھ کر کیا جاتا ہے۔ نیز گریڈ 17 اور 18 کے افسران کے تبادلوں کے وقت متعلقہ علاقے کے ایم پی اے

صاحبان کی رائے کو اہمیت دی جاتی ہے۔

(ب) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ میں گریڈ 17 تا گریڈ 19 کے ایسے افسران جو مختلف دفاتر میں کام کر رہے ہیں۔ ان کی تعداد پانچ ہے۔ انہیں انتظامی وجوہات اور مفاد عامہ کی ضرورت کے پیش نظر دفاتر کی آسامیوں پر تعینات کیا گیا ہے۔ نیز جن آفیسروں کو اضافی چارج دیا گیا ہے۔ ان کی تعداد بھی صرف پانچ ہی ہے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: سر! جو آپ نے فرمایا ہے واقعی کچھ صحیح باتیں ہیں کہ ان کو اضافی چارج دیا گیا ہے۔ اور ان میں دو تین ہمارے سب ڈویژن ہیں، قائم ہونی تھی، جو نہیں ہوئی اسکی وجہ سے کچھ افسر ہمارے رہ گئے ہیں۔ آپ کو بھی پتہ ہے کہ تین ڈویژن اسمیں ہونی تھی، فننس میں منظوری نہیں ہوئی تھی، جس میں کچھ رہ گئے۔ اور کچھ اضافی چارج بھی دی گئی ہیں، وہ بھی آپ ہی کے بھائیوں کے کہنے پر کچھ دی گئی ہیں۔ تو آپ اگر کہیں گے، آپ کسی کو اضافی چارج دلانا چاہتے ہیں وہ بھی کر دیں۔ لیکن یہ ہے کہ کوئی آفیسر ہمارے بغیر چارج کے نہیں ہے۔ چارج سب کو ہے۔ لیکن چونکہ کچھ پروموٹ ہوئے تھے۔ نئی ڈویژن جو کھلی تھی، تو واپس پھر وہ جو ڈویژن بند ہو گئے تو وہ ایکسٹین سے پھر واپس ایس ڈی او ہو گئے۔ تو اس بات کا جواب یہی ہے کہ کچھ جیسے ڈویژن کھلیں گے تو وہ پروموٹ ہو جائیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ پورا محکمہ ایسی کوئی بات نہیں ہے، جیسے اگر آپ تفصیل لینا چاہیں آجائیں میرے پاس، میں آپ کو ہر چیز بتاؤں گا کہ کہاں خامی ہے ہماری۔

مولانا عبدالباری: جناب اسپیکر! جس طرح وزیر صاحب فرما رہے ہیں اسمیں کچھ کیا تو ضرور ہوں گی میں نے اُنکے علم میں لایا ہے ابھی پھر لارہا ہوں تو ذرا اس بارے میں کچھ کمی ہے اسکا ازالہ کیا جائے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: سر! بالکل ازالہ کریں گے، آپ آئیں ہمارے ساتھ بیٹھیں جیسے آپ حکم کریں گے۔ آپ اپنے علاقے کے ایم پی اے ہیں۔ ہم کریں گے کیوں نہیں کریں گے۔ آپ سب کو دوسروں کو بھی accommodate کر رہے ہیں، سارے جو بھی ہمارے پاس آرہے ہیں۔ ہم یہ تمیز نہیں کر رہے ہیں کہ اپوزیشن کا ہے یا ہماری ٹریڈری پنچر کا ہے۔ ہم سب کو accommodate کرنے کیلئے تیار ہیں۔ یہ آپ کا حق ہے۔

مولانا عبدالباری: وسعت نظری کی بڑی مہربانی۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: شکر یہ مولوی صاحب۔

جناب چیئرمین: شکر یہ۔ رخصت کی درخواستیں سیکرٹری اسمبلی پڑھیں۔

جناب اختر حسین خاں (سیکرٹری اسمبلی): جام محمد یوسف صاحب، سینئر وزیر نے سرکاری مصروفیت کی بنا پر آج کے لیے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: جناب ارجن داس بگٹی، ڈپٹی اسپیکر، بولان میڈیکل کالج کے بورڈ آف گورنرز کی میٹنگ میں شریک

ہونے کے لیے تشریف لے گئے ہیں لہذا انہوں نے آج کے لیے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: سردار ثناء اللہ زہری صاحب، وزیر بلدیات کونٹہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں۔ اس لیے انہوں نے آج 14 اکتوبر کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: میر چاکر خان ڈوکی نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر 11 اکتوبر تک کے لیے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: میر ظہور حسین کھوسہ صاحب، ایم پی اے نے رخصت کی درخواست کی ہے کہ چونکہ وہ علییل ہیں لہذا ان کی صحت یابی تک انہیں اجلاس سے رخصت دی جائے۔

جناب چیئرمین: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

جناب اسپیکر: سردار محمد اختر مینگل آپ اپنی تحریک استحقاق نمبر 14 پیش کریں

سردار محمد اختر مینگل: میں بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قاعدہ نمبر 55 کے تحت یہ تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں کہ پچھلے اجلاس مورخہ 27 جنوری 1994ء، قرارداد نمبر 6، مورخہ 16 جنوری 1994ء، قرارداد نمبر 9، مورخہ 9 جون قرارداد نمبر 8، مورخہ 9 جون قرارداد نمبر 30 اور مورخہ 30 جون قرارداد نمبر 28 جو اس مقدس ایوان نے کثرت رائے اور اتفاق رائے سے منظور کیے ہیں۔ ان پر ابھی تک عملدرآمد نہیں ہوا۔ بحیثیت محرک نہ صرف میرا بلکہ اس مقدس ایوان کا بھی استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے پر غور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: تحریک استحقاق نمبر 14۔ میں بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قاعدہ نمبر 55 کے تحت یہ تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں کہ پچھلے اجلاس بمورخہ 27 جنوری 1994ء، قرارداد نمبر 6، بمورخہ 16 جنوری 1994ء، قرارداد نمبر 9، بمورخہ 9 جون 1994ء، قرارداد نمبر 8، مورخہ 9 جون 1994ء، قرارداد نمبر 30 اور بمورخہ 30 جون 1994ء، قرارداد نمبر 28 جو اس مقدس ایوان نے کثرت رائے اور اتفاق رائے سے منظور کیے ہیں۔ ان پر ابھی تک عملدرآمد نہیں ہوا۔ بحیثیت محرک نہ صرف میرا بلکہ اس مقدس ایوان کا بھی استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے پر غور کیا جائے۔ سردار صاحب! آپ اس کی admissibility پر ذرا بات کریں۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب اسپیکر! گزشتہ اجلاسوں کے دوران جس کی تاریخ بھی نہیں نے وضاحت کے ساتھ

بیان کی ہے، نہ صرف میری طرف سے بلکہ اپوزیشن کے کئی اراکین کی طرف سے بھی اس طرح کی قراردادیں اسمبلی میں پیش کی جا چکی ہیں۔ دیکھنے میں تو یہ آیا ہے کہ اس ایوان میں چاہے اپوزیشن سے ان کا تعلق رہا ہے یا ٹریڈری پیچر سے، تمام ممبروں نے اُنکو اکثریتی یا متفقہ رائے سے منظور کرائی ہے جناب سپیکر! لیکن اسکے باوجود اس طرح قراردادیں ایسی ہیں جن کو چھ سے نو مہینے ہو گئے ہیں۔ آج تک کسی ایک قرارداد پر عملدرآمد نہیں ہوا ہے۔ جناب سپیکر! جو قراردادیں میں نے پیش کی تھیں، اُن میں سب سے پہلی قرارداد افغان مہاجرین کے مسئلے کے سلسلے میں تھی۔ جس کو کسی ترمیم کے تحت منظور کیا گیا تھا۔ اُس کے علاوہ کونڈھوٹہ رپورٹیشن کے الیکشن تھے۔ اُس قرارداد کو بھی ہمارے تمام ممبران، چاہے ٹریڈری پیچر سے اُنکا تعلق ہے، متفقہ رائے سے اسکو منظور کرایا۔ اس کے علاوہ ایک نہایت ہی اہم قرارداد جو ہم نے اس ایوان میں پیش کی تھی۔ بلوچستان کے صوبے میں نام نہاد صوبہ پشتونستان کا نعرہ لگانے کے لیے، اُس پر بھی عملدرآمد نہیں ہوا۔ پھر جعفر خان مندوخیل کہیں گے کہ وہ پتھروں کے نیچے پچھوڈھوٹہ رہے ہیں، تو آپ پتھر رکھیں گے تو شاید ہمیں پچھوڈھوٹہ منڈنے کی ضرورت ہی نہیں ہوگی۔ اس کے علاوہ نصیر آباد ڈویژن کے جو پانی کا مسئلہ تھا، نہ جانے اُس پر بھی کتنا عملدرآمد ہوا ہے یا نہیں ہوا ہے، ہمیں تو نہیں لگتا کچھ ہوا ہوگا، اگر ہوا ہوگا بھی تو میرے خیال میں وہ صرف کاغذی کارروائیوں میں، جیسا کہ ہم سب یہ قراردادیں ہاتھوں میں لے کے گھوم رہے ہیں، کہ یہ ہماری قراردادیں منظور ہوئی ہیں، ایوان میں تو منظور ہوئی ہیں لیکن ان پر عملدرآمد کتنا کیا گیا ہے؟ افغان مہاجرین کا مسئلہ، جو میرے خیال میں اسی مہینے کے آخر میں مردم شماری کی جا رہی ہے۔ اُس مردم شماری میں اگر افغان مہاجرین کو شمار کیا گیا، جنہوں نے ناجائز طور پر شناختی کارڈ حاصل کیے، جنہوں نے کسی پولیٹیکل پارٹی کی پشت پناہی پر اپنے ووٹرز لسٹوں میں نام اندراج کیے گئے اُنکے، کیا اگر اُنکو بھی اس مردم شماری میں شامل کیا گیا۔ تو ہم یہاں سب اقلیت میں تبدیل نہیں ہوں گے؟ وہ حالات جو افغانستان میں آج کل رونما ہو رہی ہیں۔ کیا کل ہم ان کے شکار نہیں ہوں گے جناب سپیکر؟ اس فوری اہمیت کے مسئلوں پر۔۔۔ (مداخلت)۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر محکمہ خزانہ): جناب محرک اپنے دلائل تک میرے خیال میں محدود رہیں، وہ واپس قرارداد کے

پیچھے، اوپر نہ آئیں، اگر آپ، admissibility تک اگر بات کریں۔

جناب چیئرمین: ذرا خاموش رہیں، ذرا آرام سے بیٹھیں اُن کی باتیں سنیں بعد میں آپ کا نمبر آئے گا۔

سر دارمحمد اختر مینگل: آپ کو یاد دلا رہا ہوں مندوخیل صاحب۔

وزیر محکمہ خزانہ: admissibility کا آپ سے کہا گیا ان تک کو محدود ہونا چاہئے۔ میری اس تقریر کے اوپر

اعتراض نہیں ہے۔ لیکن یہ جو admissibility کے متعلق بات ہو رہی ہے اُسی کے مطابق رہیں۔ اور بینک اگر اسکو آپ

admit کر لیں، پھر اُسکے اوپر اگر ترمیم بھی کر لیں ہمیں اعتراض نہیں ہوگا۔

جناب چیئرمین: اب وہ اس پوائنٹس پر بات کر رہا ہے۔ آپ بیٹھ جائیں  
وزیر محکمہ خزانہ: چلو آپ اس کو پوائنٹس کہتے ہیں۔ ٹھیک ہے۔

سردار محمد اختر مینگل: جعفر صاحب! آپ بار بار میری باتوں پر ناراض ہو رہے ہیں حالانکہ ناراضگی کا ایسا مسئلہ بھی نہیں  
تھا۔ یہ مسئلہ نہ صرف میرا ہے، نہ صرف اپوزیشن کا ہے، آپ بھی کبھی انکے شکار ہوں گے۔ جناب اسپیکر! یہ صرف اُن کی یاد دہانی  
کے لیے ہے، وہ شاید بھول جاتے ہیں۔ کیونکہ اُن کے کام بھی ماشاء اللہ کافی ہیں۔  
جناب چیئرمین: تو سر بس آپ ذرا اس کی طرف آ جائیں۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب اسپیکر! آخر میں یہی کہوں گا کہ جو قراردادیں اس مقدس ایوان میں پیش کی گئی تھی اُن  
پر کتنا عملدرآمد ہوا ہے۔ کیونکہ آج جو میں نے تحریک استحقاق پیش کی ہے۔ اس وجہ سے میں نے یہ محسوس کیا ہے کہ اُن پر کچھ  
عملدرآمد نہیں ہوا ہے۔ اگر کچھ عملدرآمد ہوا ہے تو ٹریڈری پنچری پر بیٹھے ہوئے حضرات اُس کی وضاحت کریں۔  
جناب چیئرمین: آپ نے بات کر لی میں ذرا قائد ایوان سے کہتا ہوں وہ ذرا اپنی رپورٹ پیش کریں۔

نواب ذوالفقار علی گسی (قائد ایوان): جناب اسپیکر! اپوزیشن کی طرف سے ایک تحریک استحقاق آج اسمبلی میں آئی  
ہے۔ اور اُنہوں نے ذکر کیا ہے کہ جو چار پانچ پہلے تحریکیں پیش کی گئی تھیں۔ اُن پر عملدرآمد ہوا ہے کہ نہیں ہوا ہے؟ قرارداد نمبر  
6 کے بارے میں جو اُنہوں نے پیش کی تھی اُسکے اوپر اتفاق رائے سے قرارداد ترمیم شدہ شکل میں منظور کی گئی ہے وہ یہ ہے  
کہ ”یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وفاقی حکومت سے درخواست کر لے کہ چونکہ افغان مہاجرین کی موجودگی  
سے ہمارے ملکی اقتصادیات پر بھاری بوجھ ہے۔ اور ہمارے ملک کی اقتصادیات اس کی متحمل نہیں ہو سکتی لہذا افغانستان میں  
امن بحال ہونے کے بعد افغان مہاجرین کی باعزت واپسی کے لیے فوری اقدامات کیے جائیں“۔ اب اگر آپ اس قرارداد کو  
پڑھیں تو اس میں آخر میں یہی کہتا ہے ”کہ افغانستان میں امن بحال ہونے کے بعد افغان مہاجرین کی باعزت واپسی کے  
لیے فوری اقدامات کیے جائیں“۔ اگر سردار صاحب سمجھتے ہیں کہ افغانستان میں امن ہو گیا ہے۔ اور فیڈرل گورنمنٹ کو ہم نے  
یہ سفارش بھی کی تھی ان کو بھیجا جائے۔ آپ کے تعلقات بہت اچھے ہیں اور پر اسلام آباد سے۔ تو آپ زور لگائیں ذرا ادھر جا  
کے کہ انکو واپس کر دیں۔ ہم نے تو آپ کے ساتھ مل کے سفارش کر دی ہے۔ باقی کام آپ کا ہے کہ آپ کتنی ادھر ہمت کرتے  
ہیں انکو واپس بھجوانے کی۔ ان کی دوسری قرارداد تھی پشتونستان کے بارے میں ”کہ جنوبی پشتونخوا کے نام سے صوبہ کا اعلان۔  
اور اس کے نام سے گاڑیوں کے نمبر پلیٹ اور سائن بورڈز کی سختی سے ممانعت کے احکامات جاری کیے جائیں“۔ میرے خیال  
ہم نے اس پر سختی کی ہے۔ کتنی گاڑیاں نظر آتی ہیں آپ کو اب جن کے اوپر یہ پلیٹس لگی ہیں۔ میرے خیال دو چار تو میں نے  
دیکھے ہوں گے۔ اور میں نے اگر آپ کو یاد ہو اُس وقت بھی ایوان میں یہی کہا تھا کہ کیونکہ یہ لاء کے خلاف ہے، جو رجسٹریشن

کے خلاف ہے کہ غلط نمبر پلیٹس گاڑیوں پر لگانے کی اجازت نہیں اور ہم نے ہدایت بھی جاری کی ہے کہ ایسی غلط نمبر پلیٹ کی گاڑیوں کو اجازت نہ ملے۔ تو اگر کہیں آپ کو نظر آجائے مجھے بتادیں انشاء اللہ ضرور ان چیزوں کو ہٹالیں گے۔ کارپوریشن کے بارے میں ایکشن کی بات کیا تھی۔ گوکہ ہم سب اس پر اتفاق کرتے ہیں کہ ایکشن کوئیٹے میونسپل کارپوریشن کے ہونے چاہئیں۔ لیکن میری اپنی ذاتی رائے یہی ہے کہ اب سردی کا موسم بھی آرہا ہے ذرا آپ صبر کر لیں مارچ اپریل تک، انشاء اللہ ایکشن ضرور کرادیں گے۔

سردار محمد اختر مینگل: سال بھی بتادیں؟

قائد ایوان: سال کا تو پھر اللہ کو پتہ ہوگا، آپ کو پتہ ہوگا۔ اچھا! جناب! ایک آپ کی تھی قرارداد نمبر 30 نصیر آباد ڈویژن کے پانی کے بارے میں۔ یہ سفارش بھی ہم نے کردی ہے آپ مہربانی کر کے ہماری مدد کریں اسلام آباد کا بھی میرے ساتھ چلیں بیٹھ کے خان صاحب سے ملاقات کریں گے۔ کہ فیڈرل گورنمنٹ سے جائز حقوق ہمیں ملیں۔ ہمارا کام سفارش کرنا تھا کیونکہ قرارداد کا مطلب یہ ہے کہ وفاقی حکومت کو سفارش کرنا۔ سفارش تو ہم اوپر تک کرتے ہیں، آپ بھی ہمارے ساتھ ہاتھ بٹائیں، کہ جو سفارشاتیں ہم مل کے کرتے ہیں یہاں سے اپوزیشن والے بھی اور ریزرو پیچروالے بھی تو اوپر بھی چل کے مل کے ذرا یہ کام کر لیں۔ اور اگر کوئی آپ کو اس پر اعتراض ہیں آپ ذرا مجھے بتادیں تو میں انکا جواب بھی آپ کو دے دیتا ہوں ابھی۔ قراردادیں تو یہی تھیں جو ہم نے منظور بھی کیے ہیں اور اوپر سفارش کر کے بھیج بھی دیئے ہیں۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب سپیکر! ابھی تک میں ہوم ڈیپارٹمنٹ کے پاس نہیں گیا ہوں جناب وزیر اعلیٰ صاحب نے یقین دہانی تو کرائی ہے۔ وہ کہتے ہیں ہمارے ساتھ آئیں۔ کبھی انہوں نے بلایا ہے ہمیں اور ہم نے انکار کیا ہو تو ٹھیک بات ہے۔ کبھی وہ مذاکرات کے لیے گئے ہیں، ہمیں انہوں نے دعوت نامے بھیجے ہیں، ہم نے دعوت نامے لینے سے انکار کیا ہے تو ہم قصور وار ہے ہیں۔ اپنے طریقے سے گئے ہیں انہوں نے مذاکرات کیے ہیں۔ جہاں تک ہمارے مرکز کے ساتھ اگر تعلقات اچھے ہیں، کچھ آپ کے بھی تعلقات اتنے اچھے ہیں کہ کچھ سفارشاتیں وہ آپ کے بھی قبول کر لیں گے۔ اگر پھر بھی آج لیڈر آف دی ہاؤس اس بات کی یقین دہانی کراتے ہیں، چلو ٹھیک ہے ایک اور ہم موقع اُنکو دے دیتے ہیں۔ پھر بھی اسمبلیاں رہیں گی، یہ موقع ہمیں پھر بھی ہولیں گے، استحقاق جیسے پہلے بھی مجروح ہوئے ہیں، میرا خیال میں آئندہ بھی ہوتے چلے جائیں گے۔

جناب چیئرمین: سردار صاحب! آپ ذرا مسئلے کی طرف آجائیں۔ جی ہاں۔ سردار صاحب! بات یہ ہے کہ آپ نے بھی اپنی بات کر لی، اور قائد ایوان نے بھی بات کر لی۔ میرے انفارمیشن کے مطابق قرارداد نمبر 28 پر عملدرآمد ہو رہا ہے۔ اور آپ کو بھی پتہ ہے سپیکر صاحب گئے ہوئے ہیں۔ باقی یہ ہے کہ میں اس تحریک استحقاق کو باضابطہ قرار دیتا ہوں اس کو

privilege committee کے سپرد کرتا ہوں۔ تاکہ جتنی جلدی ہو سکے، وہ اپنی رپورٹ پیش کرے۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور! اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ بابت سال 1992/93ء ایوان میں پیش کریں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی و قانون و پارلیمانی امور): میں وزیر قانون و پارلیمانی امور، اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ بابت 1992-93ء ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔ کیونکہ آج کے لئے کوئی مزید کارروائی نہیں ہے۔۔۔

مولانا عبدالباری آغا: جناب اسپیکر۔

جناب چیئرمین: جی۔

مولانا عبدالباری آغا: یہاں قاعدہ نمبر 175، آرٹیکل نمبر 230 کے تحت اسلامی نظریاتی کونسل کی جانب سے موصول شدہ رپورٹوں پر غور و خوض کرنے کیلئے سپیکر وقت مقرر کریگا۔ تو پہلے بھی یہ رپورٹیں پیش کی گئی۔ شاید اس رپورٹ کے بارے میں نہ ایوان کو پتہ ہے، نہ ہمیں پتہ ہے، نہ وزیر صاحب کو پتہ ہے کہ اسمیں کیا لکھا ہے، کیا مقصد ہے۔ اس بارے میں ذرا آپ دن مقرر کریں تاکہ اس پر ہم غور و خوض کریں۔

جناب چیئرمین: اس کیلئے کمیٹی ہے، میں نے کمیٹی کے سپرد کر لی ہے۔ وہ جتنی جلد ہو سکے۔

مولانا عبدالباری آغا: وہ تو پچھلے رپورٹیں جو ہیں وہ کمیٹی کو سپرد کی گئیں۔ یہاں روز میں صاف لکھا ہے کہ غور و خوض کرنے کیلئے سپیکر وقت مقرر کرے گا۔

جناب چیئرمین: اُس کی رپورٹیں مل گئی ہیں۔ اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ بابت سال 1992-93ء ایوان میں پیش ہوئی۔ اب چونکہ آج کیلئے مزید کارروائی نہیں ہے۔ لہذا اسمبلی کا اجلاس مورخہ 6 اکتوبر 1994ء بوقت گیارہ بجے صبح تک کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس صبح بوقت 11 بجکر 38 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

